Fikr-o-Nasar (Islamabad) 19:5 (1981)

اسلامی قانون کی تدوین جدید ،
اُصــــول ، اور طریق کار

(۳)

مفتی سید سیاح الدین کاکاخیل

یہ بات بھی، ذھن میں رہے۔ کہ چوتھی صدی ھجری ۴۰۰ ھ پـر ختم ھو جاتی ہے۔ امام سرخسیؒ کی وفات ۴۸۳ ھ ہے یعنی وہ پانچویں صدی کے نصف آخر میں مبسوط املاء کراتے ھوئے یہ مسئلہ بیان فرماتے ھیں ۔ چوتھی صدی کیا بلکہ پانچویں اور چھٹی صدی تک اس قسم کا جزوی اجتہاد بھرپور انداز میں ثقہ اور قابل اعتماد مجتہدین کے ذریعہ ھوتا رھا اور اس طرح اسلامی قوانین کا ایک عظیم الشان ذخیرہ وجود میں آیا ۔ جس میں اصول ، کلّیات اور قواعد عامہ بھی ھیں اور بے شمار فروعی اور جزئی احکام بھی۔ اور یہ بات دعوے کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ دنیا کی کسی قوم کسی اھل مذھب کے ھاں پوری زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں اس قدر تفصیل کے ساتھ قوانین و ضوابط کا کوئی ذخیرہ اور مجموعہ موجود نہیں ۔ اپنے اسلاف کی ان خدمات اور قوانین اسلامی، کے بارے میں ان کی محنتوں اور اس قدر ضخیم علمی کتابوں کو دیکھ کر ان کے حق میں دعائیں نکل جاتی ھیں ۔ انار اللہ مضاجعهم بانوار الرحمة و الغفران و اسکنهم فرادیس الجنان اس کے بعد کچھ دور بدل گیا ۔ چنگیز و ھلاکو کے سیلاب ظلم و عدوان نے عالم اسلام کو تہ و بالا کر دیا ۔ خلافت عباسیہ کی وہ مرکزیت (خواہ برائے نام رہ گئی تھی) ختم ھو گئی ۔ ھر طرف ایک سیاسی انحطاط رونما ھوا ۔ اور سیاسی زوال کے ساتھ بہت سی اخلاقی کمزوریاں بھی راہ پا جاتی ھیں چنانچہ اسی بناء پر عام طور

سے اخلاقی گراوٹ بھی بڑھ گئی ۔ عام طور سے ان ممالک اسلامیہ میں جہاں پہلے ادوار میں علم و تفقہ اور شرعی مسائل میں تحقیق و اجتہاد کی گرم بازاری تھی نہ علم و تفقہ کا وہ معیار باقی رہا اور نہ تقوی و پرہیزگاری اور سیرت و کردار کا ۔ اھوائے نفسانی کا غلبہ و استیلاء بھی تھا ۔ اور کچھ دوسروں سے مرعوبیت اور تأثر کا رنگ بھی پایا جاتا تھا ۔ ان سب چیزوں کو دیکھ کر ائمہ اربعہ کے متبعین میں سے محتاط اور دقیقہ رس اور نکتہ شناس علمائے کرام نے دینی مصلحت کو ملحوظ رکھ کر یہ فتوی دیا کہ اب اجتہاد کا دروازہ بند ہے ۔ در حقیقت ان حضرات کو ان ناموافق حالات میں یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ مبادا اس پُر فتن اور سیاسی اور علمی انحطاط کے دور میں کوئی اجتہاد کا نا اہل مدّعی اجتہاد کا دعوی لے کر اٹھے اور پھر اجتہاد کے نام سے بدعتوں کی اشاعت ، زہریلے اور مضر خیالات و نظریات کی ترویج ، اور شریعت کے مسلّمہ قواعد و اصول میں بگاڑ پیدا کرنے اور فساد برپا کرنے کا سبب بن جائے ۔ یہی وہ نکتہ ہے جس کی طرف علاّمہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ دلائی ہے ۔ رموز بیخودی میں ایک عنوان ہے ۔ ،،درمعنیء این کہ درزمانۂ انحطاط تقلید از اجتہاد اولی تراست،، اور اس سلسلے میں فرمایا :

مضمحل گردد ، چو تقویم حیات
ملّت از تقلید می گیرد ثبات
راہ آباء رَو ، کہ این جمعیّت است
معنیء تقلید ضبط ملّت است
در خزاں اے بے نصیب از برگ و بار
از شجر مگسل بہ امیّد بہار
نقش ہر دل ، معنی توحید کُن
چارۂ کارِ خود ، از تقلید کُن
اجتہاد اندر زمان انحطاط
قوم را برہم ھمی پیچد بساط